قیامت کی علامات

17-October-2019

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا

سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ　　وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

دُرُوْدِ پاک کی فضیلت

حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ فرمانِ عالیشان ہے: **اللہ پاک کی خاطر آپس میں محبّت رکھنے والے جب باہم (یعنی آپس میں) ملیں اور مُصافحہ کریں (یعنی ہاتھ ملائیں) اور نبی (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر دُرُودِ پاک بھیجیں تو ان کے جدا ہونے سے پہلے دونوں کے اگلے پچھلے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔**

(مُسْنَدُ اَبِیْ یَعْلٰی، مسند انس بن مالک، ۳/۹۵، حدیث: ۲۹۵۱)

کعبے کے بدر الدُّجیٰ تم پہ کروروں دُرُود　　طیبہ کے شمسُ الضُّحیٰ تم پہ کروروں دُرُود

(حدائقِ بخشش، ص۲۶۴)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتی ہیں۔ فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ "نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ" مُسلمان کی نیّت اُس کے عَمَل سے بہتر ہے۔[1]

مسئلہ: نیک اور جائز میں جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

---

[1] ... معجم کبیر، سہل بن سعد الساعدی... الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲

بَیان سُننے کی نیّتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خُوب کان لگا کر بَیان سُنُوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تَعْظِیم کی خاطِر جہاں تک ہوسکا دوزانو بیٹھوں گی۔ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کُشادہ کروں گی۔ دھکّا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والی کی دل جُوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اِس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دنیا بظاہر بڑا پُررونق مقام ہے، لیکن اس کا عیب یہ ہے کہ یہاں کی ہر چیز کی کوئی نہ کوئی انتہا ہے، عَنْ قریب ایک دن ایسا آئے گا کہ جب دنیا کی تمام رنگینیاں ختم ہو جائیں گی، دنیا کی خوبصورتی پر زوال آجائے گا، دنیا اجڑے ہوئے چمن کی طرح ویران ہو جائے گی، بڑے بڑے پہاڑ بکھر جائیں گے اور دُھنی ہوئی روئی کی طرح پرواز کرتے ہوں گے، عالیشان محلات ٹوٹ پھوٹ جائیں گے، چمکتے ہوئے ستارے اپنی جگہ چھوڑ دیں گے، سورج اور چاند کی روشنی مدھم پڑ جائے گی، زمین، چاند اور سورج کے گُل ہونے کی وجہ سے تاریک ہو چکی ہو گی، سمندر سُلگائے جائیں گے، زمین ایسے تھر تھرائے گی کہ کبھی نہ تھر تھرائی ہو گی، زمین اپنا بوجھ باہر پھینک دے گی، آسمان پھٹ کر بہہ جائے گا، ایک عجیب

سماں ہوگا، حال یہ ہوگا کہ دودھ پلانے والی اپنے دودھ پیتے بچے کو بھول جائے گی، ایسی تباہی مچے گی کہ اَلْاَمان وَالحفیظ۔ اسی کو قیامت کا دن کہتے ہیں۔ اسی کو حسرت اور پشیمانی کا دن کہتے ہیں، اسی کو حساب کتاب اور سوال جواب کا دن کہتے ہیں، اسی کو زلزلے اور تباہی کا دن کہتے ہیں، اسی کو واقع ہونے اور دل دہلا دینے کا دن کہتے ہیں، اسی کو تھرتھرا دیئے جانے اور اُلٹ دیئے جانے کا دن کہتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اُس دن کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔

پیاری پیاری اسلامی بہنو! قیامت پر ایمان رکھنا بہت ضروری ہے۔ اس پر ایمان لائے بغیر کوئی مسلمان نہیں ہوسکتا۔ قیامت کب آئے گی؟ اس کا حقیقی علم تو اللہ پاک اور اللہ کی عطا سے اس کے حبیب، طبیبوں کے طبیب عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو ہے، لیکن قُرآنِ کریم اور اَحادیثِ مُبارکہ میں قِیامت قائم ہونے کی کئی علامات بیان فرمائی گئی ہیں، ان علامات کا ظاہر ہونا قیامت کے جلد آنے کی نشاندہی کرتا ہے، آج کے بیان میں ہم قِیامت کی علامات کے بارے میں سنیں گی۔ اے کاش کہ ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ سننا نصیب ہو جائے۔

آیئے !سب سے پہلے ایک حدیثِ پاک سنتی ہیں:

جبریلِ امین عَلَیْہِ السَّلَام بارگاہِ مصطفےٰ میں

حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ ایک دن ہم نبیِ کریم رؤف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس بیٹھے تھے کہ اچانک بالکل سفید لباس اور نہایت سیاہ بالوں والا ایک شخص آیا، اس پر نہ کوئی سفر کا اثر تھا اور نہ ہی ہم میں سے کوئی اسے پہنچانتا تھا۔ وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس آکر بیٹھ گیا اور اس نے اپنے گھٹنے رسولِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مبارک گھٹنوں سے ملا دیئے اور اپنے ہاتھ زانوں پر رکھ دیئے اور کہنے لگا: اے محمد! (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) مجھے اسلام کے بارے

میں بتائیے؟ پیارے آقا، مدینے والے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِسلام یہ ہے کہ تُو اس بات کی گواہی دے کہ اللہ پاک کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ کے رسول ہیں، اور تُو نماز قائم کرے، زکوۃ دے، رمضان کے روزے رکھے اور طاقت ہو تو کعبۃُ اللہ کا حج کرے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ ہمیں اس پر تعجب ہوا کہ خود ہی سوال کرتا ہے اور پھر خود ہی تصدیق بھی کرتا ہے۔ پھر اُس نے کہا: مجھے ایمان کے بارے میں بتائیے؟ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایمان یہ ہے کہ تُو اللہ پاک، اُس کے فرشتوں، اُسکی کتابوں ،اُسکے رسولوں، آخرت اور تقدیر کے اچھے اور بُرے ہونے پر ایمان لائے۔ اس نے کہا: آپ نے سچ فرمایا۔ پھر اس نے کہا: مجھے احسان کے بارے میں بتائیے؟ اُمّت پر مہربان، دوجہاں کے سلطان صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تُو اللہ پاک کی عبادت اس طرح کرے گویا تُو اسے دیکھ رہا ہے، اگر تُو اسے نہیں دیکھ سکتا تو وہ تو تجھے دیکھ ہی رہا ہے۔ پھر اس نے عرض کی: مجھے قیامت کے بارے میں بتائیے؟ فرمایا: جس سے قیامت کے بارے میں پوچھا گیا ہے وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔ عرض کی: قیامت کی نشانیاں ہی بتا دیجئے۔ فرمایا: لونڈی اپنے مالک کو جنے گی اور تم دیکھو گے کہ ننگے پاؤں، ننگے جسم ،مفلس اور بکریاں چرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہونگے ۔پھر وہ شخص چلا گیا، (حضرت عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ فرماتے ہیں) میں کچھ دیر رُکا رہا، پھر آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اے عمر! جانتے ہو وہ سائل کون تھا؟ میں نے کہا: اللہ پاک اور اُس کا رسول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا: وہ حضرت جبرائیل تھے جو تمہیں تمہارا دین سکھانے آئے تھے ۔(مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان۔۔۔الخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

فوائدِ حدیث

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ حدیثِ پاک میں سیکھنے کے لیے بہت کچھ ہے۔ آیئے! اس حدیثِ پاک سے حاصل ہونے والے چند نکات سنتی ہیں:

پہلی بات جو سیکھنے کو ملی وہ یہ ہے کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام نوری فرشتے ہیں، بلکہ تمام نوری فرشتوں کے سردار ہیں، سید الملائکہ ہیں، اور مسلم شریف کی حدیثِ پاک ہے کہ رسولِ کریم، رؤف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: اللہ پاک نے فرشتوں کو نور سے پیدا فرمایا ہے۔ (مسلم،کتاب الزھد والرقائق،باب فی احادیث متفرقۃ، ص ۱۲۲۱، حدیث:۷۴۹۵) معلوم ہوا حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام بھی نور سے پیدا کئے گئے ہیں، نور ہونے کے باوجود حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بشر بن کر ہمارے پیارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے، اس طرح کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان بھی انہیں نہ پہچان سکے، اس سے معلوم ہوا کہ جب حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نوری مخلوق ہونے کے باوجود بشر بن کر اس دنیا میں آئے ہیں تو ہمارے پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ بھی حقیقت میں نور ہونے کے باوجود بشر بن کر اس دنیا میں تشریف لائے ہیں۔

حضرتِ جابِر بن عبداللہ انصاری رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُمَا سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں، میں نے عرض کی: "یَارَسُوْلَ اللہ (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ)! میرے ماں باپ حُضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) پر قربان! مجھے بتائیے کہ سب سے پہلے اللہ پاک نے کیا چیز بنائی؟" فرمایا: "اے جابِر! بے شک بِالیقین، اللہ پاک نے **تمام مخلوقات سے پہلے تیرے نبی** صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ **کا نور اپنے نور سے پیدا فرمایا۔**" (فتاوی رضویہ، ۶۵۸/۳۰، الجزءُ المفقُود مِن الجزء الاوّل مِنَ المُصَنَّف لِعبد الرّزّاق، ص ۶۳، حدیث:۱۸)

اسی لیے اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت، مجددِ دین و ملت امام احمد رضا خان رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کیا ہی خوب فرماتے ہیں:

جو گدا دیکھو لیے جاتا ہے توڑا نور کا　　نور کی سرکار ہے کیا اس میں توڑا نور کا
نور کی سرکار سے پایا دوشالہ نور کا　　ہو مبارک تجھ کو ذوالنورین جوڑا نور کا
تیری نسلِ پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا　　تُو ہے عینِ نور تیرا سب گھرانہ نور کا

(حدائقِ بخشش، ص۲۴۶،۲۴۵)

مختصر وضاحت: پیارے آقا، دوجہاں کے داتا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کے درِ اقدس پر جس گدا کو بھی دیکھیں وہ نور کی خیرات سے تھوڑا سا حصہ نہیں بلکہ کثیر حصہ لے جاتا ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ نورٌ علیٰ نور آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ ہے یہاں نور کی کوئی کمی نہیں ہوتی۔ اے دو نوروں والے پیارے حضرت عثمان غنی رَضِیَ اللہُ عَنْہ ! آپ کو بہت بہت مبارک ہو !کہ آپ نے نور والے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی بارگاہ سے نور کی دو چادریں (آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی دو صاحبزادیاں اپنے نکاح میں) لینے کا شرف حاصل کیا ہے۔ یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! آپ اور آپ کے خاندان کی عظمت کون بیان کرسکتا ہے؟ آپ خود نورٌ علیٰ نور ہیں، آپ کی نسلِ پاک کا بچہ بچہ نور ہے بلکہ آپ کا سارا گھرانا ہی نور ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!　　صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

باادب بانصیب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! دوسری بات جو اُس حدیثِ پاک سے معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام جب بارگاہِ مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہوئے تو دوزانو ہوکر ہاتھ ران پر رکھ کر ادب کے ساتھ بیٹھ گئے، اس سے ہمیں بھی یہ درس ملتا ہے جو ہم سے عمر میں بڑی ہیں ہم ان کا ادب اور تعظیم کریں، افسوس! کہ آج کی نسلِ نو اس طرح کے آداب سے بہت دور ہوتی جارہی ہے،

بڑوں سے کیسے بات کی جاتی ہے، بڑوں کے سامنے بیٹھنے اٹھنے میں کن آداب کو پیشِ نظر رکھنا چاہیے، کون سی بات بڑوں کے سامنے خلافِ ادب ہے، وغیرہ وغیرہ ان باتوں سے آج کی نسلِ نو کافی دور دکھائی دیتی ہے۔ والدین کو چاہیے کہ بچپن ہی سے اس بارے میں اپنی اولاد کی اچھی تربیت کریں اور اپنی اولاد کو بڑوں کا ادب اور تعظیم کرنے والا بنائیں۔ اللہ کریم ہمیں اور ہماری اولاد کو باادب و بانصیب بنائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

عبادت کیسے کریں؟

تیسری بات جو اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ ہمیں ہر عبادت اس طرح سے کرنی چاہیے کہ تصور یہ ہو کہ وہ رب جس کی ہم عبادت کر رہی ہیں ہم اسے دیکھ رہی ہیں اور اگر ایسا تصور نہ بنے تو یہ تصور تو بنانا ہی چاہیے کہ جس کی بارگاہ میں ہم حاضر ہیں وہ پاک پَرْوَرْدگار ہمیں دیکھ رہا ہے۔ یہی خشوع و خضوع کا حقیقی رنگ ہے اور اس طرح سے کی جانے والی عبادت ظاہر کو بھی سنوار دیتی ہے اور باطن کو بھی جگمگا دیتی ہے۔ اے کاش! ہمیں بھی اپنی عبادتوں میں خشوع و خضوع نصیب ہو جائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

قیامت کب آئے گی؟

پیاری پیاری اسلامی بہنو! چوتھی اہم بات جو اس حدیثِ پاک سے ہمیں معلوم ہوئی وہ یہ ہے کہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام کو معلوم تھا کہ رسولِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ پاک کی عطا سے غیب جانتے ہیں اور یہ بات بھی جانتے ہیں کہ قیامت کب آئے گی۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے سوال کیا کہ مجھے بتائیے کہ قیامت کب آئے گی۔ حضرت مفتی احمد یار خان رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہاں

حضرت جبرائیل امین (عَلَیْہِ السَّلَام) حضور (عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) کے امتحان یا اظہار عجز کے لیے تو سوال کر نہیں رہے ہیں، بلکہ یہ دکھانا چاہتے ہیں کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو قیامت کا علم تو ہے مگر اس کا اظہار نہ فرمایا۔ خیال رہے کہ حضور (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ) نے دوسرے موقعوں پر قیامت کا دن بھی بتادیا مہینا بھی تاریخ بھی کہ فرمایا جمعہ کو ہو گی، دسویں تاریخ محرم کے مہینے میں ہو گی۔ (مر آۃ المناجیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، ۱/۲۶)

قیامت کی نشانیاں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! پانچویں بات جو اس حدیث سے معلوم ہو رہی ہے وہ یہ ہے کہ قیامت تو آئے گی ہی، مگر اس کے آنے سے پہلے کچھ نشانیاں اور علامتیں بھی ہیں جو اس بات کی نشاندہی کریں گی کہ قیامت آنے والی ہے۔ اس حدیثِ پاک میں غیب جاننے والے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے قیامت کی دو نشانیاں بیان فرمائی ہیں۔ ایک یہ کہ لونڈی اپنے مالک کو جنم دے گی، دوسری یہ کہ ننگے پاؤں، برہنہ جسم والے، مفلس اور بکریاں چرانے والے بلند و بالا گھروں کی تعمیرات میں ایک دوسرے پر فخر کرتے ہوں گے۔ ان کی تفصیل ہم اِنْ شَآءَ اللہ سنتی ہیں، ان علامات کے علاوہ بھی احادیثِ طیبہ میں قیامت کی کئی اور علامتیں بیان ہوئی ہیں۔ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب بہارِ شریعت میں احادیثِ طیّبہ کی روشنی میں قیامت کی کئی علامات ذکر کی گئی ہیں، آیئے! ہم ان میں سے کچھ سنتی ہیں: ☆علم اُٹھ جائے گا۔ (یعنی علما اُٹھا لیے جائیں گے) ☆جب کوئی عالم نہ رہے گا تو لوگ (بامرِ مجبوری) جاہلوں کو مقتدا بنالیں گے، ☆پھر ان سے دینی مسائل پوچھیں گے تو وہ بغیر علم فتوے دیں گے تو خود بھی گمراہ ہو جائیں گے

اور دوسروں کو بھی گمراہ کردیں گے۔[1] ☆جہالت کی کثرت ہوگی۔ ☆بدکاری اور شراب خوری عام ہوگی۔ ☆مَرد کم ہوں گے اور عورتیں زیادہ، یہاں تک کہ ایک مرد کی سرپرستی میں پچاس عورتیں ہوں گی۔[2] ☆مال کی کثرت ہوگی۔[3] ☆دِین پر قائم رہنا اتنا دُشوار ہوگا جیسے مُٹھی میں انگارا لینا۔[4] ☆وَقت میں برکت نہ ہوگی، یہاں تک کہ سال مہینے کی طرح اور مہینہ ہفتے کی طرح اور ہفتہ دن کی طرح اور دن ایسا ہو جائے گا جیسے کسی چیز کو آگ لگی اور جلد بھڑک کر ختم ہو گئی۔[5] ☆زکوٰۃ دینا (لوگوں پر ایسا مشکل ہوگا کہ اس کو) تاوان سمجھیں گے۔[6] ☆علمِ دین پڑھیں گے، مگر دین کے لیے نہیں۔ ☆مَرد اپنی عورت کا فرمانبردار ہوگا۔ ☆ماں باپ کی نافرمانی کرے گا۔ ☆اپنے احباب سے میل جول رکھے گا اور باپ سے جدائی۔ ☆مسجد میں لوگ چلّائیں گے۔ ☆گانے باجے کی کثرت ہوگی۔ ☆اَگلوں پر لوگ لعنت کریں گے، ان کو بُرا کہیں گے۔[7] ☆ذَلیل لوگ جن کو تَن کا کپڑا، پاؤں کی جوتیاں نصیب نہ تھیں، بڑے بڑے محلوں میں فخر کریں گے۔[8]

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ابھی ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا، قیامت کی کچھ نشانیاں ایسی ہیں جو پوری ہوں گی جبکہ کچھ نشانیاں ایسی بھی ہیں جو پوری ہو چکی ہیں۔

[1] ... بخاری، کتاب العلم، باب کیف یقبض العلم، ۱/۵۴، حدیث: ۱۰۰

[2] ... بخاری، کتاب النکاح، باب یقل الرجال ویکثر النساء، ۳/۴۷۲، حدیث: ۵۲۳۱

[3] ... مسلم، کتاب الزکاۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ ...إلخ، ص ۳۹۲، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

[4] ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ۴، ۳/۱۱۵، حدیث: ۲۲۶۷

[5] ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی تقارب الزمن ...إلخ، ۴/۱۴۸، حدیث: ۲۳۳۹ ملتقطا

[6] ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء في علامة ...إلخ، ۴/۸۹، حدیث: ۲۲۱۷

[7] ... ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی علامة ...إلخ، ۴/۹۰، حدیث: ۲۲۱۸

[8] ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان ...إلخ، ص ۳۳، حدیث: ۹۳ ملتقطا

(1)نشانی چاند کا پھٹ جانا

ایک نشانی جو پوری ہو چکی ہے اسے قُرآنِ پاک میں بھی صراحت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، چنانچہ پارہ 27 سورۃُ القمر کی پہلی آیت میں ارشاد ہوتا ہے:

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَ انْشَقَّ الْقَمَرُ ① ترجَمۂ کنزُالایمان: پاس آئی قیامت اور شق ہو گیا چاند (پ۲۷، القمر: ۱)

تفسیر صراطُ الجنان میں اس آیتِ کریمہ کے تحت ہے کہ قیامت کے نزدیک ہونے کی نشانی ظاہر ہوگئی کہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے معجزہ سے چاند دو ٹکڑے ہو کر پھٹ گیا۔ چاند کا دو ٹکڑے ہونا جس کا اس آیت میں بیان ہے، یہ نبیِ کریم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے روشن معجزات میں سے ہے۔ (خازن، القمر، تحت الآیۃ: ۱، ۴/۲۱۶)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! معلوم ہوا کہ چاند کا پھٹ جانا یہ قیامت کی علامت تھی، جبکہ کفار کے تقاضے پر تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بطورِ معجزہ چاند کو پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے فرما دیئے تھے۔

(2)لونڈی اپنے مالک کو جنے گی

بیان کے شروع میں حدیثِ جبریل میں رسولِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمایا تھا کہ **لونڈی مالک کو جنے گی**۔ یہ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے علمائے کرام نے اس فرمانِ مصطفےٰ کی مختلف وضاحتیں بیان کی ہیں۔ ہمارے معاشرے کے ماحول کے مطابق جو وضاحت ہے وہ یہ ہے کہ لوگ اپنی حقیقی ماں کے ساتھ لونڈیوں جیسا سلوک کریں گے، ماں کو لونڈیوں کی طرح رکھیں گے، ماں

کی نافرمانی وحق تلفی کریں گے، ماں کو تکلیف پہنچائیں گے اور حال یہ ہو جائے گا کہ اولاد اپنی ماں کے ساتھ آقا کی طرح برتاؤ کرے گی۔(مقالاتِ شارحِ بخاری، باب اول ۱/۱۵۶ ملخصاً) چنانچہ حضرت مفتی احمد یار خان نعیمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اس فرمانِ عالی کا مطلب بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: **(لونڈی مالک کو جنے گی)** یعنی اولاد نافرمان ہو گی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسے کوئی لونڈی سے (سلوک کرتا ہے) تو (اب مطلب یہی ہوا کہ) گویا ماں اپنے مالک کو جنے گی۔(مر آۃ المناجیح، کتاب الایمان، الفصل الاول، ۱/۲۶)

معاشرے کی حالتِ زار

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج اگر ہم اپنے اردگرد نظر دوڑائیں تو یہ حقیقت منہ چڑاتی نظر آئے گی کہ ہمارے معاشرے میں ایک تعداد ہے جو والدین بالخصوص ماں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کرتی ہے۔ آج ایک تعداد ہے کہ باپ کو دیکھتے ہی جن کا دَم نکل جاتا ہے مگر ماں پر شیر کی طرح دھاڑتی نظر آتی ہے، باپ کے سامنے تو تیز سانس بھی نہیں لے پاتی جبکہ ماں کے سامنے غراتی نظر آتی ہے، اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ باپ کے سامنے بھی دھاڑنا اور چلانا شروع کر دیا جائے بلکہ دونوں کے سامنے ادب اور تعظیم کا برتاؤ کرنا چاہیے۔ بعض تو مَعَاذَ اللہ ماں کو گالیاں دیتی ہیں، اور کچھ بد قسمت تو مارتی بھی ہیں، جیسا کہ آئے روز اخبارات وغیرہ میں خبریں لگتی ہیں۔

ماں قدرت کا انمول تحفہ

حالانکہ **"ماں"** تو قدرت کا انمول تحفہ ہے۔ **"ماں"** کا مقام قرآن و حدیث میں بَیان ہوا ہے، **"ماں"** کا فرمانبردار اللہ پاک اور اس کے پیارے رسول، رَسُولِ مَقْبُول صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِضا پانے میں کامیاب ہو جاتا ہے، اگر زندگی بھر بھی ماں کی خدمت کی جائے تب بھی ماں کے احسانات کا بدلہ نہیں

چکایا جاسکتا۔ کیونکہ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنے خُونِ جِگر سے اولاد کو پالتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنی اولاد کے آرام کی خاطر اپنا چین سُکون قربان کرتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** خود تو گرمی برداشت کرتی ہے مگر اولاد کو پنکھا جھلتی رہتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اولاد کی خاطر سردیوں کی ٹھنڈی اور طویل راتیں جاگ کر گزار دیتی ہے، ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنی خواہشات قربان کرکے اولاد کی خواہشات کو پورا کرنے کی پوری کوشش کرتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اپنے منہ کا نوالہ بھی اولاد کے منہ میں دے کر خوش ہوتی ہے اور خود بھوکی سوجاتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اولاد کو گرم ونرم بستر پر لٹاکر خود ٹھنڈے فرش پر لیٹ جاتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** شوہر کی وفات کے بعد بھی اولاد کو دربدر بھٹکنے نہیں دیتی۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** قرض کی چکی میں پس کر بھی اولاد کی فرمائشوں کو پورا کرتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** اولاد کی تھوڑی سی تکلیف پر بھی تڑپ جاتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** برتن دھوکر پوچے لگاکر بھی اپنی اولاد کا پیٹ پالتی نظر آتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** گھر گھر کے چکر لگاکر اپنی اولاد کا سُکھ تلاش کرتی نظر آتی ہے۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** معذور اور لاچار اولاد تک کو بھی بے سہارا نہیں چھوڑتی۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے جو** نافرمان اور بدکار اولاد کو بھی اپنے سایۂ شفقت اور ممتا کی ٹھنڈک سے محروم نہیں کرتی۔ ☆**ماں ہی وہ ہستی ہے** جس کے قدموں تلے جنت ہے۔

اَلْغَرَض! ماں ایک ایسی ہستی ہے جو ہو تو آنگن میں بہار آجاتی ہے اور جو نہ ہو تو تمام تر رونق کے باوجود گھر ویران لگتا ہے۔ لہٰذا ماں کی خدمت کیجئے، ماں کو راضی کیجئے، ماں کو کبھی تکلیف مت پہنچایئے، ماں کو کبھی دکھی مت کیجئے، ماں سے کبھی جھگڑا مت کیجئے، ماں سے کبھی اونچی آواز میں بات مت کیجئے۔ ماں کی قدر کیجئے۔ اور اگر ماں یا باپ یا ان میں سے ایک بھی ناراض ہے تو فوراً انہیں راضی کیجئے۔ یاد رکھئے! ماں جیسی بھی ہو ماں ماں ہوتی ہے۔ ماں کے حقوق سے آزاد ہوجانا ممکن ہی نہیں ہے۔

ماں کو کندھوں پر اُٹھائے گرم پتّھروں پر چھ میل.......

منقول ہے کہ ایک صحابی رَضِیَ اللّٰہُ عَنۡہُ نے بارگاہِ رسالت میں عَرض کی: ایک راہ میں ایسے گرم پتّھر تھے کہ اگر گوشت کا ٹکڑا اُن پر ڈالا جاتا تو کباب ہو جاتا! میں اپنی ماں کو گردن پر سُوار کر کے چھ (6) مِیل (تقریباً9.656 کلومیٹر) تک لے گیا ہوں، کیا میں ماں کے حُقُوق سے فارِغ ہو گیا ہوں؟ سرکارِ نامدار، مکی مدنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے پیدا ہونے میں دَرد کے جس قَدَر جھٹکے اُس نے اُٹھائے ہیں شاید یہ اُن میں سے ایک جھٹکے کا بدلہ ہو سکے۔ (معجم صغیر، ۹۲/۱، حدیث:۲۵۷)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے والدین بالخصوص اپنی ماں کی خدمت کریں، ایک شخص نے عَرض کی، یارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ! والِدَین کا اپنی اَولاد پر کیا حق ہے؟ فرمایا: **هُمَا جَنَّتُكَ وَنَارُكَ** یعنی وہی تیری جنّت اور تیری دوزخ ہیں۔ (ابن ماجه، کتاب الادب، باب بر الوالدین، ۱۸۶/۴، رقم: ۳۶۶۲)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! اگر ہم بھی اپنے ماں باپ کو راضی رکھنا چاہتی ہیں اور اُمید ہے کہ سبھی چاہتی ہوں گی تو آیئے! ہم ایسی **اچھی صُحبت** اِختیار کریں جہاں ماں باپ کا ادب واِحترام سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کی تعظیم و توقیر کرنا سکھایا جاتا ہو، جہاں ماں باپ کے سامنے اُف کرنے سے بھی بچنے کی ترغیب دی جاتی ہو۔ اِس پُرفتن دور میں مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا مدنی ماحول اللہ پاک کی بہت بڑی نعمت ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اس ماحول میں اللہ کے ولی، بانیِ دعوتِ اسلامی، امیرِ اہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ کی مدنی تربیت سے ایسے لاکھوں نوجوانوں اسلامی بہنوں کی زندگیوں میں مدنی اِنقلاب برپا ہوا ہے کہ جو اپنے والدین کے لیے تکلیف کا باعث بنی ہوئی تھیں، وہ خوش نصیب آج ماں باپ کے لیے راحت کا سامان بن

گئی ہیں، ایک تعداد ایسی ہوگی جن کی شرارتوں یا بُری حرکتوں کی وجہ سے ماں باپ کی **نیندیں** اُچاٹ ہوگئی ہوں گی مگر دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول کی برکت سے اب چین کی نیند نصیب ہوئی ہوگی۔

آیئے! ہم مدنی انعامات کا رسالہ حاصل کریں۔ **ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع** میں نہ صرف خود شرکت کی سعادت حاصل کریں بلکہ دوسری اسلامی بہنوں کو بھی شرکت کروائیں، پھر پتہ چلے گا کہ ماں باپ کو کس طرح خوش کرکے ان کے **دِل کی دُعائیں** لی جاسکتی ہیں۔ **"گھر درس"** کے لیے اپنے آپ کو پیش کریں، ہر وقت اپنے آپ کو **نیکی کے کاموں** کے لیے تیار رکھیں۔ اور عاشِقانِ رَسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ رہ کر 8 مَدَنی کاموں میں حِصَّہ لیجئے اور اپنی قبْر و آخرت کو سَنْوَارِیئے۔

(3) نمازیں قضا کرنا!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سن رہی تھیں۔ معراج پہ جانے والے آقا، غیب بتانے والے مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت کی ایک نشانی یہ بھی بیان فرمائی ہے کہ لوگ نمازیں قضا کریں گے۔(التذکرۃ باحوال الموتی وامور الاخرۃ، باب اذا فعلت ھذہ الامۃ...الخ، ص۵۹۷)

آج نمازیں قضا کرنے کے مناظر ہماری آنکھوں کے سامنے ہیں، **افسوس صد افسوس!** آج ہمارے مُعاشرے میں صرف سُستی اور کاہلی کی وجہ سے آئے دِن نمازیں قضا کردی جاتی ہیں۔ ایک بہت بڑی تعداد ہے جو نمازیں قضا کردیتی ہے اور انہیں اس کی کوئی پروا بھی نہیں ہوتی۔

بعض تو ایسی بھی ہیں کہ جب اُن کی ایک یا چند ایک نمازیں رہ جائیں تو ہفتوں بلکہ مہینوں

مہینوں تک جان بوجھ کر نماز نہیں پڑھتیں اور اگر کوئی اسلامی بہن اُن پر انفرادی کوشش کرتے ہوئے نمازوں کی ترغیب دِلائے تو کہتی ہیں "اب اِنْ شَآءَ اللہ اگلے جمعہ سے دوبارہ نمازیں پڑھنا شُروع کروں گی یا رمضان سے باقاعدہ نمازوں کا اہتمام کروں گی"یوں گویا کسی قِسم کی شرم و جِھجک کے بِغیر بڑی بہادری کے ساتھ مَعَاذَ اللہ اس بات کا اِقرار کیا جاتا ہے کہ نمازیں تَرک کرنے کا یہ کبیرہ گُناہ میں جُمُعہ کے دن تک یا رمضانُ المبارک تک مُسلسل جاری رکھوں گی۔یقیناً یہ سب کچھ خوفِ خدا اور شوقِ عِبادت نہ ہونے کا وبال ہے ورنہ جس کے دِل میں اللہ پاک کا خوف اور عِبادت کا ذوق و شوق ہوتا ہے وہ ہر حال میں نمازوں کی پابندی کرتی ہے اور اللہ پاک کی نافرمانی سے بچتی ہے۔

یاد رکھئے! جان بوجھ کر نماز قضا کرنا گناہِ کبیرہ، حرام اور جہنم میں لے جانے والا کام ہے۔اللہ پاک پارہ16، سُوْرَۃُ مَرْیَم کی آیت نمبر 59 میں اِرشاد فرماتا ہے:

فَخَلَفَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَ اتَّبَعُوا الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ یَلْقَوْنَ غَیًّا ۟ۙ (پ۱۶،مریم:۵۹)

تَرجَمۂ کنز الایمان:تو اُن کے بعد اُن کی جگہ وہ ناخلف آئے جنھوں نے نمازیں گنوائیں(ضائع کیں) اور اپنی خواہشوں کے پیچھے ہوئے تو عنقریب وہ دوزخ میں "غَیّ" کا جنگل پائیں گے۔

جہنم کی خوفناک وادی کا ہولناک کُنواں!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ آیتِ مُبارَکہ میں "غَیّ" کا تذکرہ ہے اور اِس سے مُراد جَہَنَّم کی ایک وادی ہے۔صَدْرُ الشَّرِیْعَہ حضرتِ علّامہ مولانا مُفتی محمد اَمجد علی اَعْظمی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:"غَیّ" جَہَنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گرمی اور گہرائی سب سے زِیادہ ہے،اِس میں ایک کُنواں ہے جس کا نام "ھَبْ ھَبْ" ہے،جب جَہَنَّم کی آگ بُجھنے پر آتی ہے اللہ پاک اس کُنویں کو کھول دیتا ہے

جس سے وہ (یعنی جہنم کی آگ) بدستور بھڑکنے لگتی ہے (اللہ پاک اِرشاد فرماتا ہے:) ﴿ كُلَّمَا خَبَتۡ زِدۡنٰهُمۡ سَعِيۡرًا ۹۷﴾ (پ ۱۵، بنی اسرآئیل: ۹۷) (ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی بجھنے پر آئے گی ہم اُسے اور بھڑکا دیں گے۔) یہ کُنواں بے نمازیوں اور زانیوں اور شرابیوں اور سُود خواروں اور ماں باپ کو اِیذا (یعنی تکلیف) دینے والوں کے لیے ہے۔ (بہارِ شریعت، ۱/ ۴۳۴، حصہ سوم)

جَہَنَّم کا عذاب اور دُنیا کی تکلیفیں

پیاری پیاری اسلامی بہنو! سُنا آپ نے کہ "غَیّ" جہنَّم میں ایک وادی ہے جس کی گہرائی (Depth) اور گرمی سب سے زیادہ ہے اور جہنَّم کی آگ جب بجھنے لگتی ہے تو اس وادی کو کھول دیا جاتا ہے جس سے نارِ جہنم پھر سے بھڑک اُٹھتی ہے۔ ذرا سوچئے کہ اس خطرناک وادی میں جب بے نمازی کو ڈالا جائے گا تو اس کا کیا بنے گا۔ یاد رکھئے! جَہَنَّم اللہ پاک کے قَہر و غَضَب کا مَظْہَر ہے جس طرح اس کی رَحمتوں اور نِعمتوں کی کوئی اِنتہا نہیں اور انسانی عقل اُس کا اندازہ نہیں لگا سکتی، اِسی طرح اللہ پاک کے قہر و غضب کی بھی کوئی حد نہیں، ہر وہ تکلیف دِہ چیز جس کا تَصَوُّر کیا جائے مثلاً کسی آلے سے زندہ انسان کے ناخُن (Nail) کھینچ لینا، کسی پر چھُریوں یا لاٹھیوں سے ضَربیں لگانا، کسی کے اُوپر وزن دار گاڑی چلا کر اُس کی ہڈیاں چکنا چُور کر دینا، اَعضاء کاٹ کر نمک مِرچ چھِڑکنا، زندہ کھال (Skin) اُدھیڑنا، بغیر بے ہوش کیے آپریشن کرنا یا مختلف بیماریوں کی تکالِیف مثلاً سر درد، بخار، پیٹ کا درد یا خَطرناک بیماریاں مثلاً دل کا دورہ (Heart attack) سَرطان (کینسر) گُردے کی پتھری کا درد، خارش، شدید گھبراہٹ وغیرہ وغیرہ جو بھی اَمراض یا دنیوی مَصائب و آلام جن کا تَصَوُّر مُمکِن ہے وہ جَہَنَّم کی تکلیفوں کے مقابلے میں نہایَت ہی معمولی ہیں۔ اَلْغَرض دُنیا کی ساری بیماریاں اور مُصیبتیں کسی ایک شَخْص پر جمع ہو جائیں پھر بھی جَہَنَّم کے سب سے ہلکے عذاب

کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

کچھ علاماتِ قیامت اور ہمارا معاشرہ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! ہم قیامت کی علامات کے بارے میں سُن رہی ہیں۔ ہم نے سنا کہ نمازیں قضا کرنا بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ہے۔ قیامت کی نشانیوں پر ایک روایت حضرت حُذَیفہ بن یَمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ سے بھی ہے، جس میں نبیِ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نمازیں قضا کرنے کے علاوہ اور بھی کئی نشانیاں ارشاد فرمائی ہیں، آیئے سنتی ہیں۔ چنانچہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قُربِ قِیامَت کی علامات میں سے یہ کام ہیں۔ (۱) لوگ قطعِ رحمی کریں گے۔ (۲) گناہوں کی کثرت ہو گی۔ (۳) قُرآنِ مجید کو (سونے چاندی سے) مُزَیَّن کیا جائے گا۔ (۴) مرد عورتوں کی اور (۵) عورتیں مردوں کی مُشابہَت اختیار کریں گی۔ (۶) آدمی اپنے والد کی نافرمانی کرے گا اور دوست واحباب سے بھلائی کرے گا۔ (۷) گانے والیوں اور (۸) آلاتِ مَوسیقی کا رِواج عام ہو جائے گا۔ تو اُس وَقْت سُرخ آندھی، زمین میں دَھنس جانے، شکلیں تبدیل ہونے اور دوسرے عذابوں کے آنے سے ڈرتے رہنا۔ (حلیۃ الاولیاء، ۳/۴۱۰، رقم ۴۴۴۸ ملتقطاً)

پیاری پیاری اسلامی بہنو! غور کیجئے! ان میں سے کون سا ایسا کام ہے جو آج ہمارے زمانے میں عام نہیں ہے، **قطعِ رحمی کرنا** قیامت کی علامات میں سے بتایا گیا ہے، آج گھروں اور خاندانوں میں چھوٹی چھوٹی باتوں پر جھگڑے ہوتے ہیں اور پھر یہی جھگڑے بڑھ کر قطعِ رحمی کی صُورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اور خاندان کے افراد کئی کئی سالوں تک ایک دوسرے کا منہ بھی نہیں دیکھتے۔ **گُناہوں کی کثرت** کو بھی قیامت

کی علامات میں سے بیان کیا گیا ہے، آج ہم اپنے معاشرے میں دیکھیں تو ہمیں اندازہ ہو گا کہ وہ کون سا گناہ ہے جو ہمارے معاشرے میں نہیں پایا جارہا۔ تنہائی ہو یا محفل، گھر ہو یا بازار، شہر میں ہوں یا گاؤں میں ہر جگہ گناہوں کی بھرمار ہے۔ بلکہ اب تو گناہوں کی ایسی زیادتی ہے کہ خود کو گناہوں سے بچانا مشکل ترین کام ہو گیا ہے۔ **قُرآنِ پاک کو مُزَیَّن و آراستہ کیا جانا** بھی قیامت کی علامتوں میں سے بیان ہوا ہے، آج قُرآنِ پاک کے غلاف کو، اس کے رحل کو، اس کی بائینڈنگ اور جلد کو، اس میں لگنے والے اوراق اور دیگر مٹیریل کو تو بہت سجایا جاتا ہے مگر اپنے کردار کو قرآنی اخلاق سے آراستہ کرنے والے کم ہوتی جارہی ہیں، آج قُرآنِ پاک جہاں رکھا جائے اس جگہ کی بھی سجاوٹ کا خیال رکھا جاتا ہے لیکن دل، دماغ، فکر اور سوچ بھی قرآنِ پاک کی تعلیمات سے سج جائے اس کی طرف دھیان نہیں دیا جاتا۔ **مردوں کا عورتوں اور عورتوں کا مردوں کی مشابہت کرنا** بھی قیامت کی نشانی ہے، غور کیجئے! آج کون سا ایسا شعبہ اور کون سا ایسا کام ہے جس میں عورتیں مردوں کی اور مرد عورتوں کی نقالی نہیں کر رہے۔ افسوس! آج تو جس کام میں عورتوں کی زیادہ تعداد شریک ہو اسے ہی ترقّی کی علامت سمجھا جانے لگا ہے۔ بال کٹوانے، کپڑے پہننے، بازاروں میں گھومنے، گاڑیاں چلانے، خَرِید وفَروخت کے شُعبہ جات، کھیلوں کے میدان، اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں عورتیں مردوں کی نقّالی میں مبتلا نظر نہیں آتیں، اسی طرح آج مردوں میں دیکھیں تو کنگن پہننے، عورتوں کی طرح بال رکھنے، عورتوں کی طرح ناک اور کانوں میں زیورات پہننے سمیت اور کئی کاموں کا رواج بھی بڑھتا دکھائی دیتا ہے، حالانکہ ہمارے آقا، مدینے والے مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے قیامت کی علامات میں شمار کیا ہے اور اس سے منع بھی فرمایا ہے۔ اِسی طرح قِیامَت کی ایک نشانی یہ بھی بیان کی گئی کہ **آدمی اپنے والد کی نافرمانی اور دوست احباب سے بھلائی کرے گا**، اس کے نظارے بھی ہر سُو عام ہیں، بعض لوگوں کا رویّہ اپنے سگے باپ سے بہت سخت ہوتا ہے مگر اپنے دوستوں کے آگے بچھے چلے

جاتے ہیں، بعض لوگوں کو اپنے سگے والد سے حسنِ سلوک کی توفیق نہیں ملتی مگر اپنے دوستوں کے ساتھ آئے دن پارٹیاں اور دعوتیں چل رہی ہوتی ہیں، بعض لوگ اپنے والد کی اتنی نہیں مانتے جتنی اپنے دوستوں کی مانتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ ایسے نظارے بھی دیکھنے میں آتے ہیں جب والد اپنی اولاد کے دوستوں سے کہہ رہے ہوتے ہیں کہ آپ ہی میرے بیٹے کو سمجھائیں، آپ ہی میرے بیٹے کو بتائیں! میری تو وہ سنتا نہیں ہے۔ قیامت کی نشانیوں میں سے یہ بھی بیان کیا گیا کہ **گانے والیوں اور آلاتِ موسیقی کی کثرت ہو گی**، اس بارے میں بھی معاشرے کی صورتحال ہمارے سامنے ہے۔ میوزک اور گانے باجے کا سیلاب ہے جو مسلمانوں کو بہائے لے جا رہا ہے، پہلے تو سنیما گھروں کی شکل میں مخصوص جگہیں ہوتی تھیں جہاں مَعَاذَ اللہ گانے اور میوزک کا سلسلہ ہوتا تھا۔ مگر اب تو ہر جگہ گانے اور میوزک کی بھرمار ہے۔ موبائل میں گانے اور میوزک، ٹی وی میں گانے اور میوزک، بازاروں میں گانے اور میوزک، ہوٹلوں میں گانے اور میوزک، کھلونوں میں گانے اور میوزک، جوتوں میں گانے اور میوزک، گھروں میں گانے اور میوزک، سکولز میں گانے اور میوزک، کالجز میں گانے اور میوزک، بسوں میں گانے اور میوزک، کاروں میں گانے اور میوزک، جہازوں میں گانے اور میوزک، ٹرینوں میں گانے اور میوزک! اَلْغَرَض! کون سی ایسی جگہ ہے جہاں گانے اور میوزک کا سلسلہ نہیں ہے۔ اللہ پاک ہمارے حال پر رحم فرمائے۔ اٰمِین بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

قیامت کی تیاری کیجئے!

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آج ہم نے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں سنا۔ یقیناً ہمارا

ایمان ہے کہ قیامت نے ایک نہ ایک دن ضرور آنا ہے۔ آج ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم اپنے اعمال اور احوال میں ایسی تبدیلی لائیں جو ہمیں قیامت کی ہولناکیوں سے بچا سکے۔

ہمیں چاہیے کہ ہم اپنے اندر ایسی تبدیلی لائیں جو ہمیں نماز پر ابھارے۔ کوئی بھی نماز قضا نہ کریں اور جو قضا ہو گئیں ان پر توبہ بھی کریں اور جلد سے جلد ان کی قضا بھی کریں۔ ہمیں چاہیے کہ رمضان کے روزے رکھیں اور جو روزے چھوٹ گئے ان کی قضا کریں اور توبہ بھی کریں۔ ہمیں چاہیے کہ اگر ہم پر زکوۃ فرض ہے تو اپنے اموال کی زکوۃ نکالیں۔ ہمیں چاہیے کہ اچھی صحبت میں رہیں، ہمیں چاہیے کہ جملہ فرائض ادا کرنے کے ساتھ ساتھ نفلی عبادات بھی کریں، ہمیں چاہیے کہ ہم تمام گناہوں سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم جھوٹ سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم غیبت سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم وعدہ خلافی سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم دوسروں کو ایذا دینے سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ حسد سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم چغلی سے بچیں، ہمیں چاہیے کہ ہم کسی کو گالیاں مت دیں۔ ہمیں چاہیے کہ دوسروں کے بارے میں بدگمانی سے بچیں۔ ہمیں چاہیے کہ ہم فلموں ڈراموں سے بچیں۔ اَلْغَرَض! ہمیں ہر نیک کام کرنا چاہیے اور ہر برے کام سے بچنا چاہیے۔ اس کا بنیادی طریقہ یہ ہے کہ ہم اپنے اندر خوفِ قیامت پیدا کریں، اس کے بارے میں غور و فکر کریں، اور سوچیں کہ اس دن ہمارا کیا بنے گا۔ حَضرتِ امام غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ اِرْشاد فرماتے ہیں: جو دُنیا میں رہ کر قِیامَت کے بارے میں زیادہ غور و فِکر کرے گا، وہ اُن ہولناکیوں سے زِیادَہ محفوظ رہے گا۔ بے شک اللہ کریم بندے پر دو خوف جمع نہیں فرماتا، لہٰذا جو دُنیا میں اِن ہولناکیوں کا خوف رکھے گا وہ آخرت میں اِن سے محفُوظ رہے گا۔ (احیاء العلوم، کتاب ذکر الموت ۔۔۔الخ، ۵/۲۸۶۔۲۸۷)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نُبوّت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ، ۱/۵۵ حدیث: ۱۷۵)

لباس پہننے کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! آیئے! امیرِ اہلسنت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "163 مدنی پھول" سے لباس پہننے کے متعلق مَدنی پھول سنئے۔

فرامینِ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ملاحظہ کیجئے: ☆ جِن ّ کی آنکھوں اور لوگوں کے سِتر کے درمیان پردہ یہ ہے کہ جب کوئی کپڑے اُتارے تو بِسْمِ اللہ کہہ لے۔ (مُعجَم اَوسَط، ۲/۵۹ حدیث ۲۵۰۴) حکیمُ الاُمَّت حضرت مفتی احمد یار خان رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: جیسے دیوار اور پردے لوگوں کی نگاہ کیلئے آڑ بنتے ہیں ایسے ہی یہ اللہ پاک کا ذکر جنّات کی نگاہوں سے آڑ بنے گا کہ جنات اس (یعنی شرمگاہ) کو دیکھ نہ سکیں گے۔ (مراٰۃ المناجیح ۱/ ۲۶۸) ☆ جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے: **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃٍ** تو اس کے اگلے پچھلے گناہ مُعاف ہو جائیں گے۔ (شُعَبُ الْاِیمان، ۵/۱۸۱، حدیث ۶۲۸۵) ☆ جو باوُجُودِ قدرت زیب وزینت کا لباس پہننا تواضُع (یعنی عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے تو اللہ پاک اس کو کرامت کا حُلّہ پہنائے گا۔ (ابوداؤد ۴/۳۲۶ حدیث: ۴۷۷۸) ☆ لباس حلال کمائی سے ہو اور جو لباس حرام کمائی سے حاصل ہوا ہو، اس میں فرض و نَفل کوئی نماز قَبول نہیں ہوتی (ایضاً ص ۴۱) ☆ پہنتے وقت سیدھی طرف سے شروع کیجئے (کہ سنت ہے) مثلاً جب کُرتا پہنیں تو پہلے سیدھی آستین میں سیدھا ہاتھ داخل کیجئے پھر اُلٹا ہاتھ اُلٹی آستین میں (ایضاً ۴۳) ☆ اِسی طرح پاجامہ پہننے میں پہلے سیدھے پائنچے میں سیدھا پاؤں داخِل کیجئے اور جب

(کُرتا یا پاجامہ) اُتارنے لگیں تو اس کے بر عکس (اُلٹ) کیجئے یعنی اُلٹی طرف سے شروع کیجئے مر د مر دانہ اور عورت زَنانہ ہی لباس پہنے چھوٹے بچّوں اور بچیوں میں بھی اِس بات کا لحاظ رکھئے۔☆ مکتبۃُ المدینہ کی کتاب، "بہارِ شریعت" جلد اوّل صَفْحَہ 481 پر ہے: مر د کے لیے ناف کے نیچے سے گھٹنوں کے نیچے تک "عورَت" ہے، یعنی اس کا چھپانا فرض ہے۔ ناف اس میں داخِل نہیں اور گھٹنے داخِل ہیں۔☆ **تکبُّر** کے طور پر جو لباس ہو وہ ممنوع ہے تکبُّر ہے یا نہیں اِس کی شَناخت یوں کرے کہ ان کپڑوں کے پہننے سے پہلے اپنی جو حالت پاتا تھا اگر پہننے کے بعد بھی وُہی حالت ہے تو معلوم ہوا کہ ان کپڑوں سے تکبُّر پیدا نہیں ہوا۔ اگر وہ حالت اب باقی نہیں رہی تو تکبُّر آگیا۔ لہٰذا ایسے کپڑے سے بچے کہ تکبُّر بہت بُری صِفَت ہے۔ (بہارِ شریعت ۳/۴۰۹، رَدُّ الْمُحتار ۹/ ۵۷۹)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب **"بہارِ شریعت"** حِصّہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب **"سُنّتیں اور آداب"** ھدِیَّۃً طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے۔